14627-مائلات مميلات کی شرح

سوال

حدیث (مائلات ممیلات) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا معنی کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (دو قسمیں جہنمی ہیں میں نے انہیں دیکھا نہیں ، کچھ مردوں کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے (اور دوسری قسم) اور وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود بھی ننگیں ہونگی وہ مائل ہونے والی اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان جیسے اونچے ہونگے ، یہ دونوں نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی اس کی ہوا کو پائیں گی) ۔

اس حدیث میں یہ بہت سخت اور عظیم وعید ہے اور حدیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے بچنا واجب اور ضروری ہے ۔

وہ اشخاص جن کے ہاتھ میں گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں یہ وہ لوگ ہیں جو پولیس وغیرہ میں سے لوگوں کو ناحق مارنے پر مقرر کیے جائیں چاہے یہ حکومت کے حکم سے ہو یا حکومت کے حکم کے بغیر اس لیے کہ حکومت کی اطاعت معروف اور نیکی کے کاموں میں کی جائے گی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اطاعت تو نیکی کے کام میں ہے)

اور دوسری حدیث میں فرمایا :

(خالق (اللہ تعالی) کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (کاسیات عاریات مائلات ممیلات) کی اہل علم نے شرح یہ کی ہے کہ :

" کاسیات " یعنی اللہ تعالی کی نعمتیں ان پر ہیں اور " عاریات " یعنی وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے عاری ہیں اور اللہ تعالی کی اطاعت نہیں کرتیں اور نہ ہی وہ گناہ اور

غلط کام ہی ترک کرتی ہیں حالانکہ ان پر اللہ تعالی کے انعامات بہت ہی زیادہ ہیں جو کہ مال ودولت وغیرہ کی شکل میں ہیں ۔

اوراس حدیث کا ایک اور معنی بھی کیا گیا ہے کہ کاسیات کا معنی یہ ہے کہ وہ ایسے کپڑے پہنے ہوئے ہونگی جس میں ستر پوشی نہیں ہوگی یا تواس کپڑے کی باریکی کی بنا پر اوریا پھر اتنے چھوٹے ہوں گے یہ کپڑوں کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوگا ، تواسی لیے فرمایا کہ "عاریات" اس لیے کہ جو کپڑا وہ پہنے ہوئے ہیں اس سے ستر پوشی نہیں ہوتی ۔

"مائلات" یعنی وہ عفت عصمت سے علیحدہ ہونے والی ہیں یعنی ان کے گناہ اور معاصی ان عورتوں کی طرح ہیں جو کہ فحاشی کی عادی ہوں یا پھر فرآئض کی ادائیگی میں کوتاہی کا شکار ہوں مثلا نماز وغیرہ میں ۔

"ممیلات" یعنی دوسروں کو مائل کرنے والی ہیں یعنی انہیں شر وفساد کی دعوت دیتی ہیں ، تووہ اپنے افعال اوراقوال سے دوسروں کو فساداور معاصی کی طرف مائل کرتی اور وہ ایمان نہ ہونے یا پھر ایمان کی کمی کی بنا پر فحاشی پر مستمر رہتی ہیں ۔

تواس صحیح حدیث سے مقصوداور مرادیہ ہے کہ ظلم اور عورتوں اور مردوں سے جوفساد ہے اس سے بچا جائے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان جیسے اونچے ہونگے) کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ :
وہ عورتیں جو اپنے سروں کو بالوں وغیرہ سے بڑا کرتی ہیں حتی کہ بختی اونٹ کی مائل کوہان کی مانند ہوجاتا ہے ۔

اور بختی اونٹ کی ایک قسم ہے جس کی دو کوہانیں اوران دونوں کے درمیان جھکاؤاور میلان ہوتا ہے کہ یہ ایک طرف اوروہ کوہان دوسری طرف جھکی ہوتی ہے ، تو یہ عورتیں جب اپنے سروں کو بالوں وغیرہ سے (جوڑا باندھ کر) بڑا کرتی ہیں توان کوہانوں کی مشابھت اختیار کرتی ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ فرمان کہ :

(نہ تووہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی ہوا ہی پا سکیں گی) یہ بہت ہی سخت قسم کی وعید ہے لیکن اگر وہ مسلمان ہی مریں تواس سے ان کا کفر اور جہنم میں

مستقل رہنا لازم نہیں آتا، جس طرح کہ سارے گناہ ہیں، بلکہ وہ اور دوسرے گنہگار سب
کے سب گناہوں کی وجہ سے آگ کی وعید دیے گئے ہیں۔

لیکن وہ سب اہل معاصی وگنہگار اللہ تعالی کی مشیئت کے تابع ہیں اگر اللہ سجانہ
وتعالی چاہے توان کے گناہ معاف فرمادے اور اگر چاہے توانہیں عذاب سے دوچار کردے،
جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی نے سورۃ النساء میں دوجگہ پر فرمایا ہے :

.{یقیناً اللہ تعالی شرک کو معاف نہیں فرماتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے}.
النساء (48)۔

اور جو اہل معصیت اور گنہگار جہنم میں جائیں گے وہ اس میں کفار کی طرح مستقل اور ہمیشہ
نہیں رہیں گے، اہل سنت کے ہاں تووہ لوگ بھی جو کہ اہل معاصی اور گنہگار میں سے مخلد
فی النار ہیں مثلاً قاتل، زانی، اور خودکشی کرنے والا، توان کا مخلد فی النار بھی
ایسا نہیں جس طرح کہ کفار ہیں بلکہ یہ ایسی ہمیشگی ہے جس کی انتہاء ہوگی لیکن خوارج
اور معتزلہ کا عقید اھل سنت کے خلاف ہے اور اسی طرح جو خوارج اور معتزلہ کے نقش قدم
پر چلنے والے بدعتی ہیں ان کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ یہ لوگ کافروں کی طرح مخلد فی
النار ہیں۔

اھل سنت نے یہ عقیدہ اس لیے اپنایا ہے کہ احادیث صحیحہ تواتر کے ساتھ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گنہگاروں کے لیے
سفارش کریں گے جسے اللہ تعالی کئ بار شرف قبولیت بخشے گا، اور ہر بار ان کے لیے ایک
حد مقرر کردی جائے گی وہ اتنے اشخاص کو جہنم سے نکل لیں۔

اور اسی طرح باقی رسول اور مومن اور فرشتے یہ سب کے سب اللہ تعالی کی اجازت سے
سفارش کریں گے، اور اسی طرح اللہ تعالی اہل توحید میں سے جسے چاہے گا وہ ان مسلمانوں
کے متعلق جو اپنے گناہوں اور معاصی کی بنا پر جہنم میں داخل ہوچکے ہوں گے سفارش کریں
گے، اور جہنم میں باقی کچھ ایسے گنہگار رہ جائیں گے جنہیں سفارش کرنے والوں کی
سفارش شامل نہیں ہوگی اللہ تبارک وتعالی انہیں اپنی رحمت واحسان سے نکال دیں گے تو
آگ میں صرف کفار ہی رہ جائیں گے جو کہ مستقل اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے
، جیسا کہ اللہ سجانہ وتعالی نے کفار کے بارہ میں فرمایا ہے :

.{جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان کے لیے اسے اور بھڑکا دیں گے}.الاسراء (97)۔

اور فرمان باری تعالی ہے :

.{اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے }. النباء (30) -

اور اللہ تعالی نے بتوں کی عبادت کرنے والے کافروں کے بارہ میں فرمایا :

.{اسی طرح اللہ تعالی انہیں حسرت دلانے کے لیے ان کے اعمال دکھائے گا اور وہ جہنم میں سے ہر گز نہیں نکلیں گے }. البقرۃ (167) -

اور اللہ سبحانہ وتعالی کے ارشاد کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{یقین جانو کہ کافروں کے لیے جو کچھ زمین میں ہے بلکہ اسی طرح اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ اس سب کو قیامت کے دن عذاب کے بدلے فدیہ میں دینا چاہیں تو بھی یہ ناممکن ہے کہ ان کا یہ فدیہ قبول کرلیا جائے ، ان کے لیے تو دردناک عذاب ہی ہے -

وہ چاہیں گہ وہ جہنم سے نکل بھاگیں لیکن وہ ہرگز اس میں نہیں نکل سکیں گے اور ان کے لیے ہمیشگی والا عذاب ہوگا } المائدۃ (36–37) -

اس موضوع میں آیات تو بہت ساری ہیں ، ہم یہی پر ختم کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے جھنمیوں کے حالات سے عافیت سلامتی طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سے بچا کر رکھے آمین

. -